مکان بنانے کے لیے جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12138

تاریخ اجراء: 26 رمضان المبارک 1443ھ /28 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کے پاس صرف روپیہ ہے لیکن وہ روپیہ زید مکان بنانے کے لئے جمع کر رہا ہے، کیونکہ زید کا اپنا ذاتی مکان نہیں ہے۔ اس صورت میں اس رقم کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہوگا؟؟ رہنمائی فرما دیں۔ سائل: احمد (via، میل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر یہ رقم قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہو کر نصاب کے برابر پہنچتی ہے، تو اس صورت میں نصاب کا سال مکمل ہونے پر اس رقم کی زکوٰۃ نکالنا بلا شبہ زید پر فرض ہوگا، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق مکان خریدنے کی نیت سے رقم رکھ لینا حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں۔

چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے: "اذا امسکه لینفق منه کل ما یحتاجه فحال الحول وقد بقی معه منه نصاب فانه یزکی ذلک الباقی، **وان کان قصده الانفاق منه ایضاً فی المستقبل لعدم استحقاق صرفه الی حوائجه الاصلیة وقت حولان الحول،** بخلاف ما اذا حال الحول وھو مستحق الصرف الیھا" یعنی جب مال اس نیت سے روکے رکھا کہ جو حاجت ہوگی اس میں خرچ کروں گا پھر اس پر سال گزر گیا اور اس کے پاس اس میں سے نصاب باقی ہے تو اس باقی کی زکوٰۃ دے گا اگرچہ اس کو مستقبل میں خرچ کرنے کی نیت ہو، کیونکہ سال گزرنے کے وقت حاجتِ اصلیہ میں صرف کرنے کا اس کو استحقاق حاصل نہیں ہے، بر خلاف اس کے کہ جب سال پورا ہونے کے وقت اس مال کو حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 213، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدرِ نصاب ہیں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے، اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجتِ اصلیہ میں صرف**

ہوں گے اور اگر سالِ تمام کے وقت حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص881، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وقار الفتاویٰ میں ہے: "**مکان بنانے کے لئے**، بچوں کی شادی کے لئے، سواری خریدنے کے لئے یا حج کرنے کے لئے، **جو رقم اس کے پاس رکھی ہے اور وہ نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔**" (وقار الفتاویٰ، ج02، ص393، بزم وقار الدین)

فتاویٰ اہلسنت کتاب الزکوٰۃ میں ہے: "مکان کے لئے جمع رقم حاجتِ اصلیہ میں شمار نہ ہوگی اور اس پر زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔" (فتاویٰ اہلسنت، کتاب الزکوٰۃ، ص100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftAhlesunnat

Dar-ul-Ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net